روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 3/ اکتوبر 2011ء 4 ذیقعد 1432 ہجری 3/ اخاء 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 226

علم چھن جانے کی پیشگوئی

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو بنی نوع انسان (کے سینوں) سے اچک کر یکدم نہیں اٹھا لیتا بلکہ عالم باعمل لوگوں کی موت سے علم اٹھ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ کوئی حقیقی عالم باقی نہیں رہتا تو لوگ (بےعمل) جاہلوں کو سردار بنا لیتے ہیں ان سے جب کوئی بات پوچھی جاتی ہے تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیتے ہیں۔ وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

(بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم حدیث نمبر 98)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت اقدس بعض آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ان آیات کو جو براہین احمدیہ کے صفحہ 516 سے 554 تک درج ہیں میں ابھی پہلے بھی لکھ چکا ہوں مگر صفائی بیان کے لئے دوبارہ موقع پر لکھی گئیں تا پیشگوئی کے سمجھنے میں کچھ دقت نہ ہو۔ ترجمہ اس وحی الٰہی کا یہ ہے۔ خدا وہ خدا ہے جو بارش کو اس وقت اتارتا ہے جبکہ لوگ مینہ سے نومید ہو جاتے ہیں۔ تب نومیدی کے بعد اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور جس بندہ کو اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے رسالت اور نبوت کے لئے چن لیتا ہے اور ہم نے اسی طرح اس یوسف پر احسان کیا تا ہم دفع کریں اور پھیر دیں اس سے ان برائی اور بے حیائی کی باتوں کو جو اس کی نسبت بطور تہمت تراشی جائیں گی۔ یعنی خدا تعالیٰ کسی تہمت اور الزام کے وقت جو اس کے نبیوں اور رسولوں کی نسبت کی جاتی ہیں۔ یہ قانون قدرت ہے کہ اول وہ عیب گیر اور نکتہ چین اور بدگمان لوگوں کو پورے طور پر موقعہ دیتا ہے کہ تا وہ جو چاہیں بکواس کریں اور جس طرح چاہیں کوئی تہمت لگا دیں یا بہتان باندھیں۔ پس وہ لوگ بہت خوش ہو کر حملے کرتے ہیں اور اپنے حملوں پر بہت بھروسہ کرتے ہیں یہاں تک کہ صادقوں کی جماعت ایسے حملوں سے ڈرتی ہے اور انسانی کمزوری کی وجہ سے اس بات سے نومید ہو جاتے ہیں کہ باران رحمت الٰہی اس مفتریانہ داغ کو دھو دے اور خدا تعالیٰ کی بھی یہی عادت ہے کہ باران رحمت نازل تو کرتا ہے اور اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے لیکن اول کسی مدت تک لوگوں کو نومید کر دیتا ہے تا وہ لوگوں کے ایمان کی آزمائش کرے۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ کے نبی اور مرسل پر جو لوگ ایمان لاتے ہیں وہ آزمائے جاتے ہیں۔ شریر لوگوں کی طرف سے بہت بیجا حملے خدا تعالیٰ کے نبیوں پر ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ فاسق اور فاجر ٹھیرائے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی عادت اسی طرح پر واقع ہے کہ اعتراض کرنے والوں کو اعتراض کرنے کے لئے بہت سی گنجائش دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی نکتہ چینی اور عیب گیری کی باتوں کو بہت قوی سمجھنے لگتے ہیں اور ان پر خوش ہوتے اور اتراتے ہیں اور مومنوں کے دلوں کو ان باتوں سے بہت صدمہ پہنچتا ہے یہاں تک کہ ان کی کمر ٹوٹتی ہے اور وہ سخت طور پر آزمائے جاتے ہیں پھر خدا تعالیٰ کی نصرت کا مینہ برستا ہے اور تمام افتراؤں کے ورق کو دھو ڈالتا ہے اور اپنے نبیوں کے اجتباء اور اصطفاء کے مرتبہ کو ثابت کر دیتا ہے۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم ، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 96)

نماز باجماعت کی فضیلت

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 14/ اپریل 2006ء میں فرماتے ہیں:۔

''نماز میں سنوار اور نکھار تب پیدا ہوگا جب نمازیں باجماعت ادا کی جا رہی ہوں گی کیونکہ ایک مومن پر نماز باجماعت فرض ہے۔ قرآن کریم کا حکم ہے کہ نماز کو قائم کرو، اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شرائط کو قائم کرنے کی جو سنت ہمارے سامنے قائم فرمائی وہ (بیت الذکر) میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنے کی ہے۔ ہمیں نماز باجماعت کی ادائیگی کی ترغیب دلاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ افضل ہے۔

(مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب فضل صلاۃ الجماعۃ حدیث نمبر 1362)

ایک دفعہ ایک نابینا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ مجھے راستے کی ٹھوکروں کی وجہ سے مسجد میں آنے میں دِقّت ہے۔ کیا میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟ پہلے تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ پھر فرمایا تمہیں اذان کی آواز آ جاتی ہے؟ اس نے عرض کی جی آواز تو آ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر نماز کا حق یہ ہے کہ تم مسجد میں آ کر نماز ادا کیا کرو۔

(مسلم کتاب المساجد باب یحب اتیان المسجد علی من سمع النداء حدیث نمبر 1371)

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 189)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

رپورٹ مکرم طاہر احمد سیفی صاحب مربی سلسلہ زیمبیا

زیمبیا کے سنٹرل صوبہ میں بیت الذکر کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ زیمبیا کو سنٹرل پراونس کے ایک علاقہ ننگوما (Nangoma) میں بیت کی تعمیر مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ اس علاقہ میں محمد نامی ایک شخص 1971ء میں موزمبیق سے ہجرت کر کے آیا اور اس کی شدید خواہش تھی کہ اس علاقہ میں اسلام کا پیغام پھیلے۔ چنانچہ اس نیت سے اس نے وہاں پر ایک کچی بیت بنائی۔ اس بیت کی وجہ سے انڈین مسلمانوں اور تبلیغی جماعت والوں نے بھی اس کے پاس آنا شروع کیا اور وعدہ کیا کہ وہاں ایک پکی مسجد بنائیں گے۔ اس مسجد کے انتظار میں اس شخص کی وفات تک کوئی پکی مسجد نہ بن سکی اور جو مسجد انہوں نے بنائی تھی وہ بھی بارشوں کی وجہ سے منہدم ہوگئی۔ اب اس جگہ پر اس کی دو بیویاں اور ان کے بچے رہتے ہیں۔ اس کی ایک بیوی نے ہمیں بتایا کہ ہم بہت دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے شوہر کی خواہش کو پورا کر دے۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک روشنی آئی ہے جس نے اس سارے علاقہ کو روشن کر دیا ہے۔

اپریل 2009ء میں اس علاقہ میں احمدیت کا نفوذ ہوا اور آٹھ افراد نے بیعت کر کے احمدیت قبول کی تو ایک گھر میں نماز سینٹر بنایا گیا۔ لیکن نمازیوں کی تعداد بڑھنے کی وجہ سے بیت کی تعمیر کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جس کی منظوری حضور انور نے عطا فرمادی۔ اور محمد صاحب کی اہلیہ نے ڈیڑھ ایکڑ زرعی اراضی بیت کیلئے پیش کی۔ اسی طرح دوسرے احمدیوں نے بھی اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی کی۔ خدام، انصار اور لجنہ و ناصرات نے مل کر وقار عمل کئے اور گھاس کاٹ کر جگہ کو ہموار کیا۔

بیت کی تعمیر کا کام مئی 2010ء میں شروع کیا گیا اور اللہ کے فضل سے اپریل 2011ء کو بیت مکمل ہوگئی۔ اس بیت میں 200 کے قریب افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

اس علاقہ میں اکثریت عیسائی ہے جہاں ان کا ہسپتال بھی کام کر رہا ہے۔

اس بیت کا باقاعدہ افتتاح 15رمئی 2011ء کو کیا گیا۔ اس تقریب کے موقع پر چالیس سے زائد احمدی افراد کے علاوہ دوصد سے زائد مہمانوں نے شرکت کی جن میں چیف کے نمائندگان اور حکومتی نمائندے، کونسلرز وغیرہ شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد ہیڈ مین نے مہمانوں کا تعارف کروایا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں تمام آنے والوں کو خوش آمدید کہا اور بیت کی تعمیر میں تعاون کرنے والے احمدی اور دوسرے احباب کا شکریہ ادا کیا اور بیت کی تعمیر کی غرض وغایت بیان کی۔

اس کے بعد حکومتی نمائندوں نے باری باری اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بیت کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا۔

چیف کے سیکرٹری نے کہا کہ اس بیت کی تعمیر اس علاقہ کی ترقی میں ایک اہم پیشرفت ہے اور اس علاقہ کی خوبصورتی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ پھر انہوں نے تمام حاضرین کو ہدایت کی کہ اگر آپ کے بچے احمدیت کو قبول کرنا چاہیں تو آپ نے ان کو روکنا نہیں بلکہ قبول کرنے دینا ہے۔

حکومتی نمائندوں نے جماعت کی خدمات اور پیغام ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کو سراہا اور دعا کی درخواست کی کہ آپ ہمارے لئے دعا کریں کہ ہمارے ملک میں ہمیشہ امن رہے۔

تقریب کے اختتام پر سب لوگوں نے بیت کو اندر اور باہر سے دیکھا اور جماعت احمدیہ کی کاوشوں کے حوالہ سے خوشی کا اظہار کیا اور جماعتی خدمات کو سراہا۔

(الفضل انٹرنیشنل 26راگست 2011ء)

ایک موحد سائنسدان

حضرت خلیفة المسیح الرابع فرماتے ہیں:

نیوٹن اس دور کی سائنس کا جد امجد ہے۔ تمام عظیم سائنسیں نیوٹن سے پھوٹی ہیں، اس کی فکر و نظر سے اور وہ ایک موحد تھا ایک ایسا موحد جو عمر کے ایک بڑے حصے تک تثلیث کو اس لئے مان رہا تھا کہ اس نے ورثے میں پائی تھی مگر چونکہ سچا انسان تھا، اگر سچا نہ ہوتا تو اتنی بڑی حکمت کے راز اس کو کبھی معلوم ہی نہ ہوتے۔ ایک دن اس کو خیال آیا کہ میں کیا مانگ رہا ہوں یہ تثلیث اس کائنات سے متصادم ہے۔ میں نے جس کے راز معلوم کئے ہیں وہ تو خدا کی گواہی دے رہی ہے۔ ...... بڑے مضبوط دلائل اس نے دیئے، بڑے مضبوط دلائل اندرونی بائبل کے موازنے کے وقت دیئے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ یہ جھوٹا فقرہ ہے، اس کا یہ مطلب تھا ہی نہیں جو اس کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ تو وہ جب اس نے اپنا ردعمل دکھایا تو اس کو یونیورسٹی کی کیمبرج کی پروفیسر شپ سے، چیئر سے مجبوراً استعفیٰ دینا پڑا یعنی نکال دیا گیا عملاً اس کو، استعفیٰ تو نام کے ہوا کرتے ہیں مراد یہ ہے کہ ہم تمہیں نہیں رکھیں گے، عزت چاہتے ہو تو آپ ہی باہر ہو جاؤ اور اس کا گزارہ سارا اس پر تھا اس نے کوئی پرواہ نہیں کی۔

(الفضل انٹرنیشنل 20دسمبر 1996ء ص8)

اوصافِ قرآن مجید

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

حق کی توحید کا مُرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

یا الٰہی! تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اِک لفظ مسیحا نکلا

ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیر بیضا نکلا

زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں
جن کا اس نور کے ہوتے بھی دل اعمیٰ نکلا

جلنے سے آگے ہی یہ لوگ تو جل جاتے ہیں
جن کی ہر بات فقط جھوٹ کا پتلا نکلا

درثمین

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

2

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی کا خطبہ جمعہ سے آغاز اور اطفال الاحمدیہ سے خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

16 ستمبر 2011ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کے سالانہ اجتماعات کا پہلا دن تھا۔ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا اجتماع صوبہ Rhinland Pflaz کے شہر Bad Kreuznach میں منعقد ہو رہا تھا جب کہ لجنہ کے اجتماع کا انعقاد Mai Markt، Mannheim (منہائم) شہر میں ہو رہا تھا۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کا پروگرام خدام الاحمدیہ کے مقام اجتماع میں تھا۔ پروگرام کے مطابق 12 بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور BAD KREUZNACH شہر کی طرف روانگی ہوئی۔ یہ شہر فرینکفرٹ سے قریباً 80 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور 44 ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے۔ بہت قدیم شہر ہے۔ اس شہر کی تاریخ پانچویں صدی قبل مسیح میں ملتی ہے، 500ء تک رومن ایمپائر کے زیر تسلط رہنے کے بعد فرانسیسی سلطنت کا حصہ بنا پھر 1958ء میں جرمنی کا حصہ بنا۔

اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی 1996ء سے یہاں اپنے اجتماعات منعقد کر رہی ہے۔ یہاں ایک وسیع قطعہ زمین ہے۔ جو مختلف پروگراموں، فنکشن اور نمائشوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس قطعہ زمین کے ساتھ سپورٹس گراؤنڈ بھی ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ ہر سال یہ جگہ اپنے اجتماع کے لئے حاصل کرتی ہے اور مارکیز اور دفاتر کے لئے شامیانے اور رہائش کے لئے جگہیں تیار کر کے، خدام الاحمدیہ کی روایت کے مطابق اجتماع کے جملہ انتظامات کیے جاتے ہیں۔ عارضی لنگر خانہ قائم کیا جاتا ہے اور کھانے کے لئے علیحدہ مارکی لگائی جاتی ہے۔

قریباً ایک گھنٹہ 10 منٹ کے سفر کے بعد پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقام اجتماع تشریف آوری ہوئی۔ جہاں حافظ مظفر عمران صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، عمران ذکاء صاحب نائب صدر اوّل، ابرار ملک صاحب ناظم اعلیٰ اجتماع اور راشد خان صاحب سیکرٹری اجتماع نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پرچم کشائی

ایک بج کر پچپن منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب کے لئے تشریف لائے تو راستہ کے دونوں جانب کھڑے خدام نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اور والہانہ نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا، تمام خدام ربنا تقبل منا ...... کا ورد کرتے رہے۔ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

خطبہ جمعہ

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشر ہوا۔ اس خطبہ جمعہ کے ساتھ ہی مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یہاں خدام الاحمدیہ جرمنی اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کا اجتماع شروع ہو رہا ہے اور برطانیہ میں بھی خدام الاحمدیہ برطانیہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے اسی طرح بعض اور ملک بھی ہیں جہاں آج جلسے اور اجتماعات ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام اجتماعات کو اپنے خاص فضل سے کامیاب فرمائے۔ ہر شامل ہونے والا بے انتہا فیض اٹھانے والا ہو۔ اس اجتماع کے مقصد کو پورا کرنے والا ہو اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے تمام شامل ہونے والوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ حاسدین اور مخالفین کے شرّ سے محفوظ رکھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ہر دن جماعت میں ترقی دیکھتے ہیں اور جوں جوں یہ ترقی کی رفتار بڑھ رہی ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں حسد کرنے والے اور شرّ پھیلانے والے پیدا ہو رہے ہیں اور یہ حاسدین اور شرّ پھیلانے والوں کا بڑھنا ہی اس بات کی علامت ہے، دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں جماعت کے قدم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا پس یہ مخالفین اور دشمن کی منصوبہ بندیاں جماعت کے بڑھنے اور ترقی کرنے کا معیار ہیں اور اس سے ایک مومن کو پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ ہاں اگر کوئی پریشانی کی بات ہے یا کسی مومن کے لئے ہو سکتی ہے تو وہ یہ کہ اس کے جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص میں کہیں کمی نہ ہو جائے اس کے تقویٰ پر چلنے کے معیار گرنے نہ شروع ہو جائیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر نیکی اور تقویٰ میں ایک جگہ ٹھہر بھی گئے ہو تو یہ بھی تمہارے لئے بڑی خطرناک بات ہے، سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اس کے بعد پھر نیچے گراوٹ شروع ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا پس ہمارے مردوں کو، ہماری عورتوں کو، ہمارے بچوں کو، ہمارے بڑوں کو، ہمارے بوڑھوں کو اپنے اس دشمن کی فکر کرنی چاہئے جو انہیں تقویٰ میں آگے بڑھنے سے روک رہا ہے۔ انہیں نیکیوں میں آگے بڑھنے سے روک رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

میں پھر جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ تم لوگ ان مخالفتوں سے غرض نہ رکھو تقویٰ و طہارت میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا اور ان لوگوں سے وہ خود سمجھ لیوے گا۔ وہ فرماتا ہے۔

یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ہوا اور جو نیکیاں کرنے والے ہیں۔ پس اگر نیکیوں اور تقویٰ میں ہمارے قدم آگے بڑھ رہے ہیں تو دشمن ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ گزشتہ تقریباً سوا صدی سے ہم یہی دیکھ رہے ہیں۔ ہر ایک یہی مشاہدہ کر رہا ہے۔ یہی ہم نے دیکھا ہے کہ دشمن نے ہمارے چند پیاروں کی زندگی تو گو ختم کر دی اور ہمارے مالوں کو تو بیشک لوٹا ہے، اس کے بدلے میں وہ اس دنیا سے جو جانیں رخصت ہوئیں ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے دائمی زندگی مل گئی۔ وہ ان لوگوں میں شامل ہو گئیں جو دائمی زندگی پانے والے لوگ تھے اور انفرادی طور پر بھی مال کی کمی بھی اللہ تعالیٰ نے پوری فرما دی۔

حضور انور نے فرمایا آپ میں سے بہت سارے یہاں بیٹھے ہیں۔ اس چیز کے گواہ ہیں اور جماعتی طور پر بھی اس قربانی کے بدلے اللہ تعالیٰ نے جو انعامات سے نوازا ہے اس کا کوئی حساب اور شمار نہیں ہے پس اگر ہمیں فکر کرنی چاہئے تو دشمن کے مکروں کی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے تقویٰ کی کہ یہ نہ کہیں ہمارے ہاتھ سے نکل جائے۔ اس میں ہماری کمی نہ پیدا ہو جائے۔ اگر ہمارا پختہ تعلق اللہ تعالیٰ سے ہوگا تو ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچیں گی اور دشمن سے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے خدا خود سمجھ لے گا اور سمجھ رہا ہے۔ مخالفین کے اتنے شور شرابے کے باوجود، صرف مقامی طور پر ملکوں کے اندر یہ مخالفت نہیں ہے بلکہ اخباروں اور ٹی وی چینلز کے ذریعے سے تمام دنیا میں احمدیت کی مخالفت کی جاتی ہے۔ لیکن مخالفت جماعت کے تعارف کا باعث بنتی ہے۔ حضرت مسیح موعود بھی فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں بھی نہیں پتہ چلتا کہ کس طرح ہمارا پیغام پہنچ رہا ہے۔ ایک مجلس میں آپ نے فرمایا کہ:

کثرت کے ساتھ لوگ اس سلسلے میں داخل ہو رہے ہیں۔ بظاہر اس کے وجوہ اور اسباب کا ہمیں علم نہیں۔ ہماری طرف سے کون سے واعظ مقرر ہیں جو لوگوں کو جا کر اس طرف بلاتے ہیں؟ یہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کشش لگی ہوئی ہوتی ہے۔ جس کے ساتھ لوگ کھچے چلے آتے ہیں۔ فرمایا اس نے ایک کشش رکھ دی۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ اس سلسلے کو پہنچانا چاہتا ہے اس حد تک اس نے کشش رکھ دی ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عرب ممالک اور افریقہ سے تعلق رکھنے والے احباب کے واقعات بیان فرمائے کہ کس طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی راہنمائی اور ہدایت کے نتیجہ میں احمدیت قبول کی اور جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔

خطبہ جمعہ کے بعد تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے آئے۔

اجتماع اطفال

آج پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع سے خطاب فرمانا تھا۔ آج یہ پہلا موقع تھا کہ خلیفۃ المسیح براہ راست اطفال کے سالانہ اجتماع میں بچوں سے مخاطب ہو رہے تھے۔

چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لائے جہاں اطفال نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم احسان احمد نے پیش کی جس کا اردو ترجمہ عزیزم عمر ذیشان نے پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے جرمن زبان میں عہد کے الفاظ دہرائے۔

اس کے بعد عزیزم مبرور خان نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام ؎

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو

میں سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

بعد ازاں چار بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطفال الاحمدیہ جرمنی سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا اطفال الاحمدیہ سے خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی کی خواہش کے مطابق میں آج اس وقت آپ سے مخاطب ہوں جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے شاید پہلی دفعہ اطفال الاحمدیہ جرمنی سے اجتماع پہ اس طرح براہ راست مخاطب ہوں۔ بہر حال اطفال الاحمدیہ جماعت احمدیہ کی ایک ایسی تنظیم ہے جس پر مستقبل کا انحصار ہے۔ آج کے بچے کل کے نوجوان اور قوم کے راہنما ہوتے ہیں پس اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جب مختلف تنظیمیں قائم فرمائیں تو خدام الاحمدیہ سے نیچے بچوں کی بھی ایک تنظیم قائم فرمائی جو اطفال الاحمدیہ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اطفال میں بھی دو معیار ہیں ایک صغیر اور ایک کبیر۔ ایک سات سے دس یا بارہ سال کی عمر کے بچے اور بارہ سے پندرہ سال کی عمر کے بچے اور پھر اس کے بعد آگے خدام الاحمدیہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا:

پس اطفال الاحمدیہ ایک بہت اہم تنظیم ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جب تمام تنظیمیں قائم فرمائیں تو آپ کے سامنے یہ بات تھی کہ قوم کا جماعت کا ہر بچہ جوان بوڑھا عورت مرد اس قابل ہو جائے کہ وہ جماعت کی ذمہ داریوں کو سنبھال سکیں۔ جماعت کے جو مقاصد ہیں ان کو پورا کرنے والے بنیں۔ بہت سارے بچے جو دس بارہ سال سے اوپر کی عمر کے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوش میں ہیں اور جانتے ہیں کہ کیا اچھا ہے کیا برا ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ سکتے ہیں اور آجکل جو سکولوں میں تعلیم دی جاتی ہے اس نے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی ذہنوں کو روشن کر دیا ہے۔ پس آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آگے جاکے جماعت کے کام سنبھالنے ہیں۔ ابھی آپ نے نظم سنی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: ؎

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

حضور انور نے فرمایا:

وہ گزر گئے ہمارے بزرگ، چلے گئے۔ موجودہ قیادت اس نے بھی چلے جانا ہے۔ پھر جو ترقی کرنے والی قومیں ہوتی ہیں، ترقی کرنے والی جماعتیں ہوتی ہیں وہ ایک نسل کے چلے جانے کے بعد وہیں کھڑی نہیں ہو جایا کرتیں۔ بلکہ ان کے قدم آگے بڑھتے ہیں اور وہ قدم آگے نہیں بڑھ سکتے جب تک بچے اپنی ذمہ واریاں نہیں سمجھتے۔ جب بارہ سال کی عمر کے بچے تیرہ سال کی عمر کے بچے، دس سال کی عمر کے بچے اپنے مقصد کو نہیں سمجھتے۔ پس آپ لوگ جو کہنے کو تو آج بچے ہیں لیکن آپ کے چہروں میں ہی مجھے آئندہ کے مستقبل کے لیڈر نظر آرہے ہیں۔ جماعت کو سنبھالنے والے وہ عہدیدار نظر آرہے ہیں جنہوں نے انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر جماعت کی ترقی میں کردار ادا کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:

پس آپ لوگ اپنی اس اہمیت کو سمجھیں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ کوئی احمدی بچہ کوئی احمدی طفل اس لئے پیدا نہیں کیا گیا کہ اس کی زندگی کا کوئی مقصد نہیں۔ اس کی زندگی کا ایک مقصد ہے۔ ہر انسان جو دنیا میں آتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی کا ایک مقصد رکھا ہے اور سب سے بڑا مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے صحیح بندے بن کے رہو۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی کا حق ادا کرو۔ پس آپ لوگ ابھی سے اس بات کو سمجھیں گے تو آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل میں جماعت کی ترقی کے لئے بھی، جماعت کی قیادت کے لئے بھی، ملک کی ترقی کے لئے بھی، ملک کی قیادت کے لئے بھی اپنا کردار ادا کر سکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا:۔

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ عموماً بچے دس بارہ سال، تیرہ سال، چودہ سال کی عمر تک جماعت سے بڑا تعلق رکھتے ہیں، مجالس سے تعلق رکھتے ہیں۔ اجلاسوں میں بھی آتے ہیں، ڈیوٹیاں بھی دیتے ہیں لیکن بہت سے والدین ماں باپ مجھے لکھتے ہیں کہ پتہ نہیں کیا ہوا ہے ہمارے بچے کو پندرہ سال کی عمر کو پہنچا، سولہ سال کی عمر کو پہنچا، سکول جانے لگا باہر لڑکوں سے دوستی پیدا ہونے لگی تو نہ اب نمازوں کی طرف توجہ ہے، نہ مجلس کے کاموں کی طرف توجہ ہے، نہ گھر میں ماں باپ کا کہنا ماننے کی طرف توجہ ہے۔ تو یہ اس لئے بھی ہے کہ اس میں ماں باپ کا تو جو قصور ہے وہ ہو گا ہی لیکن بچوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ لوگ اگر ان باتوں پر عمل نہیں کریں گے تو آئندہ جماعت کی جو قیادت ہے جماعت کی جو لیڈر شپ ہے اس کو کس طرح سنبھالیں گے۔ پس ہر بچہ کو جو بارہ سال کی عمر کو پہنچا ہوا ہے، دس سال کی عمر کو پہنچا ہوا ہے۔ ہوش و حواس میں ہے اس کو یاد رکھنا چاہئے اور خاص طور پہ جب آپ پندرہ سال کی عمر کو پہنچتے ہیں اور خدام الاحمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اس وقت یہ یاد رکھیں کہ آپ کی جو Preferences ہیں جو ترجیحات ہیں وہ بدل نہیں جانی، اب بھی آپ کا وہی کام ہے کہ جماعت کے ساتھ پختہ تعلق رکھیں، اپنی ذیلی تنظیم کے ساتھ پختہ تعلق رکھیں، اپنے ماں باپ اور گھر والوں کے ساتھ ایک ایسا تعلق رکھیں جس سے پتہ لگے کہ یہ فرق ہے احمدی بچے اور غیر احمدی بچے میں۔

حضور انور نے فرمایا:

بہت سارے بچے ہیں، میں تو اکثر پوچھتا رہتا ہوں، انٹرنیٹ اور ٹی وی کا استعمال بہت زیادہ کرنے لگ گئے ہیں، ٹی وی پہ کارٹون دیکھنا ہے، اگر کوئی شریفانہ، کارٹون تو خیر شریفانہ ہی ہوتے ہیں، آرہے ہیں تو دیکھیں، لیکن ایک گھنٹہ، آدھا گھنٹہ، پونا گھنٹہ۔ کوئی معین تھوڑا سا وقت ہونا چاہئے۔ یہ نہیں ہے کہ چھٹی کا دن جو ہے ہفتہ اتوار تو صبح سے بیٹھے تو شام ہوگئی اور شام سے بیٹھے تو رات بارہ بج گئے اور ماں کہہ رہی ہے آؤ بچو کھانا کھالو، کوئی پرواہ نہیں۔ یہ کام کر دو، کوئی پرواہ نہیں اور بیٹھے ہیں ٹی وی کے سامنے، دیکھتے چلے جا رہے ہیں۔ جس کو کہتے ہیں انگلش میں کہ Craze ہوگیا، یہ ایسا ہے کہ دماغ بالکل ہی خراب ہو جاتا ہے کہ صبح سے شام تک یہی حال رہتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:

اسی طرح چودہ پندرہ سال کی عمر میں بچوں نے انٹرنیٹ پہ بیٹھنا شروع کر دیا ہے اور اگر انٹرنیٹ کے بارہ میں ماں باپ کو علم نہیں اور صحیح طرح بعض سائٹس لاک نہیں کی ہوئیں تو وہ غلط جگہوں پہ بھی چلے جاتے ہیں پھر ساری تربیت جو چودہ پندرہ سال تک کی ہوتی ہے ماں باپ نے بھی جماعت نے بھی اور ذیلی تنظیم نے بھی وہ ساری تربیت ضائع ہو جاتی ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ بڑے اگر آپ کو بات کہتے ہیں تو آپ کے فائدے کے لئے آپ کی ہمدردی کے لئے کہتے ہیں۔ آپ کے نقصان کے لئے نہیں کہتے۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہاں اس ملک میں آزادی ہے تو ہم جو مرضی چاہے کریں ہم اب چودہ سال کے پندرہ سال کے ہوگئے ہیں ہم پڑھے لکھے ہیں ہمارے ماں باپ کو کیا پتہ۔ ان کی تو تعلیم ہی کوئی نہیں۔ گو وہ نسل بھی اب ختم ہو رہی ہے بلکہ اب اکثر کے ماں باپ جو پچھلے اٹھائیس تیس سال سے یہاں رہ رہے ہیں پڑھے لکھے ہی ہیں، لیکن تب بھی نئی نسل کو اور نوجوانوں کو ایک وہم ہوتا ہے کہ جب Teenage پہ آتے ہیں کہ شاید ہم عقلمند ہیں باقی سب دنیا بیوقوف ہے۔ حالانکہ بیوقوف وہ ہے جو اچھی باتوں کو سن کے اس پہ عمل نہیں کرتا۔ بڑوں کی نصیحت پہ عمل نہیں کرتا، بڑے ہمیشہ بات کریں گے تو آپ کے فائدے کے لئے کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا:

اب تو یہ نئی ریسرچ ہو رہی ہے اس میں ثابت شدہ بات ہوگئی ہے کہ آپ لوگ مستقل جو ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں یا انٹرنیٹ کے سامنے گھنٹوں بیٹھے رہتے ہیں نہ صرف آنکھوں پہ اس کا اثر ہو رہا ہے بلکہ دماغ پہ بھی اثر ہو رہا ہے اور بعد میں بھی بالکل ہی مفلوج ہو جاتے ہیں بعض دفعہ دماغی لحاظ سے۔ پس اگر روکا جاتا ہے بعض باتوں سے تو رکیں اور انٹرنیٹ پہ اگر دیکھنا ہے تو کوئی فائدے کی چیز کوئی علمی چیز اگر ہے تو وہ پروگرام دیکھیں۔ انسائیکلوپیڈیا ہے معلومات ہیں لیکن ہر سائٹ پہ چلے جانا یہ غلط ہے اور بچوں کو تو ویسے بھی نہیں جانا چاہئے۔ چودہ پندرہ سال کے جو لڑکے ہیں ان کی میں بات کر رہا ہوں۔

حضورانور نے فرمایا:

آجکل یہاں پھر ایک بیماری بچوں میں بڑی ہے ماں باپ کو مطالبہ ہوتا ہے کہ ہمیں موبائل لے کے دو، دس سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو موبائل ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئے، آپ کوئی بزنس کررہے ہیں، آپ کوئی ایسا کام کررہے ہیں کہ جس میں منٹ منٹ کے بعد آپ کو فون کرکے معلومات لینے کی ضرورت ہے۔ پوچھو تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ماں باپ کو فون کرنا ہوتا ہے۔ ماں باپ کو اگر فون کرنا ہوتا ہے تو وہ ماں باپ خود پوچھ لیں گے اگر ماں باپ کو آپ کے فون کی فکر نہیں ہے تو آپ کو بھی نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ فون سے پھر غلط عادتیں پیدا ہوتی ہیں، ان فونوں پہ بعض لوگ رابطے خود کرلیتے ہیں جو بچوں کو ورغلا دیتے ہیں، گندی عادتیں ڈال دیتے ہیں، بیہودہ قسم کے کاموں میں ملوث کردیتے ہیں۔ اس لئے یہ فون بھی بہت نقصان دہ چیز ہے۔ جس میں بچوں کو ہوش ہی نہیں ہوتی وہ انہی وجہ سے غلط کاموں میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے اس سے بھی بچ کے رہیں۔

حضورانور نے فرمایا:

ٹی وی کے پروگراموں کی میں نے بات کی، اس میں بھی کارٹون یا بعض پروگرام جو معلوماتی ہیں وہ تو دیکھنے چاہئیں لیکن بیہودہ اور لغو کام جتنے ہیں ان سے بچنا چاہئے، اول تو آپ کے والدین جو یہاں بیٹھے ہیں اگر وہ سن لیں جو بڑے بچے ہیں وہ ویسے ہوش میں ہوتے ہیں وہ بھی دیکھ لیں کہ گھروں میں جو بیہودہ چینل ہیں ان کو تو ویسے ہی لاک کیا ہونا چاہئے۔ جیسا انٹرنیٹ میں ویسا ٹی وی پہ بھی لاک ہو جاتے ہیں۔ سو یہ دیکھنے ہی نہیں چاہئیں اور اگر کہیں غلطی سے کوئی آ بھی گیا تو فوراً اس کو بدل دینا چاہئے تبھی آپ لوگ ایک احمدی بچے کا صحیح کردار ادا کرسکیں گے۔ اس کے بغیر آپ میں اور دوسرے بچوں میں کوئی فرق نہیں، ایک فرق دنیا کو نظر آنا چاہئے کہ یہ احمدی بچے ہیں، ان کی زندگی ان کا رہن سہن ان کا کردار دوسروں سے مختلف ہے۔ ان کو آداب اور اخلاق آتے ہیں۔ جب ملتے ہیں تو سلام کرتے ہیں، ملتے ہیں تو عاجزی سے بڑوں کے سامنے اپنا اظہار کرتے ہیں، بڑوں کا کہنا مانتے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا:

یہ بڑی خوشی کی بات ہے میں نے یہاں مختلف سکولوں کے ایک دو ہیڈ ٹیچرز سے اور دوسرے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے دوسرے بعض افسران سے بھی بات کی ہے جنہوں نے مجھے بتایا کہ احمدی بچے دوسرے بچوں سے سکولوں میں مختلف ہیں، پڑھائی کی طرف بھی زیادہ توجہ دیتے ہیں اور ویسے بھی اخلاقی لحاظ سے بھی بہتر ہیں۔

حضورانور نے فرمایا:۔

پس یہ جو آپ کی پہچان ہے اس پہچان کو ہمیشہ قائم رکھیں اگر قائم نہیں رکھیں گے تو پھر آپ کا اور احمدی ہونے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ دنیا آپ کو دیکھتی ہے، آپ تو سمجھ رہے ہوتے ہیں آپ کو کوئی نہیں جانتا لیکن سکول کی ایڈمنسٹریشن جو ہے وہ نظر رکھ رہی ہوتی ہے اس بات پر کہ دیکھیں کہ بچے کیسے ہیں اور جب کسی اچھے بچے کو دیکھتے ہیں، ایسے بچے کو دیکھتے ہیں جس کے اخلاق اچھے ہوں، ایسے بچے کو دیکھتے ہیں جو پڑھائی میں بہت اچھا ہے، ہوشیار ہے، توجہ دے رہا ہے تو اس کی طرف پھر ٹیچر بھی اور سکول کی انتظامیہ بھی توجہ دیتی ہے اور یہ توجہ پھر آپ کے فائدے کے لئے آپ کی پڑھائی میں آپ کے لئے بہتر ثابت ہوتی ہے، ممد اور معاون ثابت ہوتی ہے۔ آپ کی مدد کرتی ہے۔ پس اس بات کو، جو اکثر احمدی بچوں میں ہے اس کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے اسے کبھی نہیں چھوڑنا کہ آپ کا ایک کردار ہے جو سکول میں آپ کے اساتذہ کو اور آپ کی انتظامیہ کو بھی نظر آنا چاہئے۔

حضورانور نے فرمایا:

میں نے دیکھا ہے کہ اکثر اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکے بھی پڑھائی کی طرف توجہ دیتے ہیں لیکن لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ آئندہ جماعت کی ذمہ داریاں بھی لڑکوں پہ مردوں پہ زیادہ پڑنی ہیں اور ملک کی ذمہ داریاں بھی آپ لوگوں نے ادا کرنی ہیں۔ اس لئے آپ لوگوں کو لڑکیوں سے آگے بڑھنا چاہئے، لڑکیاں Gymnasium میں پڑھ رہی ہوتی ہیں تو لڑکے کہتے ہیں کہ Gesamtschule میں جا رہا ہوں یا فلاں جگہ جا رہا ہوں۔ کیوں لڑکیاں زیادہ ہوشیار ہیں؟ اس لئے کہ وہ گھر میں رہ کر پڑھائی کی طرف توجہ دیتی ہیں اور آپ جب چودہ سال کے ہوتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ ہم بڑے ہوگئے ہیں اب آزاد ہوگئے ہیں، کھیلیں گے تو فٹ بال کھیلتے چلے جائیں گے، ٹی وی دیکھیں گے تو وہی دیکھتے چلے جائیں گے۔ ہر کام کو وقت دیں، کھیلنا ضروری ہے، صحت کے لئے ضروری ہے، فٹ بال ضرور کھیلیں یا جو بھی گیم پسند ہے آپ کو کھیلیں۔ یہاں چونکہ فٹ بال کا رواج ہے اس لئے میں کہہ رہا ہوں ایک گھنٹہ، ڈیڑھ گھنٹہ جب شام کا وقت ہے ضرور کھیلنا چاہئے، سکول میں جو وقت ہے اس میں کھیلنا چاہئے، ٹی وی بھی دیکھنا چاہئے اس سے معلومات بڑھتی ہیں لیکن ایسا پروگرام دیکھیں جو معلومات والا ہو۔ لیکن انٹرنیٹ پہ بیٹھے رہنا، اس میں اکثر فضول باتیں بھی ہوتی ہیں یا اگر بیٹھنا ہے تو اپنے بڑوں کو بتا کے بیٹھیں کہ یہ پروگرام ہم دیکھ رہے ہیں دیکھو کتنا اچھا اس میں پروگرام آ رہا ہے۔

حضورانور نے فرمایا:

اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا ٹیلی فون وغیرہ کے مطالبے دس سال کی عمر میں بچے کردیتے ہیں دس سال کی عمر میں وہ بالکل غلط چیزیں ہیں اور ماں باپ کو بچوں کی ایسی باتیں ماننی بھی نہیں چاہئیں۔

حضورانور نے فرمایا:

پس آپ لوگ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جن باتوں کی طرف میں توجہ دلا رہا ہوں۔ اگر اعتدال نہ ہو یا اس طرف چلے گئے بہت زیادہ، یا اس طرف چلے گئے۔ یہ دونوں چیزیں غلط ہیں۔ اگر اعتدال ہوگا تو آپ لوگوں کی زندگی بھی ہمیشہ اچھی طرح گزرے گی اور بڑے ہو کر آپ ایک اچھے انسان بن سکیں گے وہ انسان بن سکیں گے جن کی جماعت کو ضرورت ہے۔ پس اس چیز کو ہمیشہ اپنے ذہنوں میں رکھیں کہ آپ احمدی بچے ہیں اور آپ نے دوسروں سے مختلف ہونا ہے، آپ نے اپنے ہر کام میں دوسروں سے اچھا اپنے آپ کو ثابت کرنا ہے، ہر کام میں آپ نے آگے بڑھنا ہے۔ ہر جو بچہ احمدی ہے وہ سکول میں پوزیشن لینے والا ہونا چاہئے، پڑھائی کی طرف توجہ دینے والا ہونا چاہئے یہ نہیں کہ بعض گھر کے مسائل ہیں، کسی وجہ سے پریشانی ہے تو آپ پڑھائی کی طرف توجہ چھوڑ دیں۔ آپ اپنے کام سے کام رکھیں آپ پڑھائی کی طرف توجہ دیتے چلے جائیں۔

حضورانور نے فرمایا:

پھر ایک بیماری جس کا بچپن میں احساس نہیں ہوتا اور مذاق مذاق میں انسان بچپن میں بھی کررہا ہوتا ہے بعض دفعہ بڑے بھی احتیاط نہیں کرتے۔ بچہ ان کو دیکھا دیکھی کر جاتا ہے۔ وہ جھوٹ کی بیماری ہے۔ غلط بات کرنے کی بیماری ہے۔ اپنی طرف سے مذاق کررہے ہوتے ہیں کہ میں نے یہ بات ایسے کہہ دی حالانکہ وہ بات اس طرح نہیں ہوتی۔ اسی طرح پھر جھوٹ کی عادت پڑتی ہے۔ پس ہلکا سا بھی جھوٹ ایک احمدی بچے میں نہیں ہونا چاہئے۔

حضورانور نے فرمایا:

پھر جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا والدین کی عزت بہت اہم بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے کہ والدین کی عزت کرو، ان سے احسان کا سلوک کرو، ان کے لئے دعا کا حکم ہے کہ جس طرح بچپن میں وہ میری پرورش کرتے رہے، میری خاطر تکلیفیں برداشت کرتے رہے اور اب تک کررہے ہیں آپ کے ماں باپ جو کما رہے ہیں اس میں آپ پر خرچ بھی کررہے ہیں آپ کی تعلیم پہ خرچ کررہے ہیں آپ کے کپڑوں پہ خرچ کررہے ہیں ایک بچے کو اس کا شکرگزار ہونا چاہئے۔ دس گیارہ سال کی عمر کا بچہ ہوش وحواس کی عمر ہوتی ہے اور پندرہ سال کا جو طفل ہوتا ہے، چودہ سال کا طفل جو ہوتا ہے اس کو تو بہت اچھی طرح علم ہونا چاہئے کہ یہ ماں باپ کا میرے پہ احسان ہے کہ میرے اخراجات بھی پورے کررہے ہیں میرے خرچ پورے کررہے ہیں میری پڑھائی پہ توجہ دے رہے ہیں سکولوں کی فیسیں ادا کررہے ہیں، سکولوں میں بسوں پر جانے کے لئے کرائے ادا کررہے ہیں۔ تو اس کی وجہ سے آپ ان کے شکرگزار رہوں اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ والدین کا یہ جو احسان ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا کہ والدین کے احسان کا بدلہ تم کبھی نہیں اتار سکتے لیکن تمہارا بھی ان سے ایک اچھا اور احسان کا سلوک ہونا چاہئے اور ہمیشہ ان کے لئے دعا مانگو کہ اے اللہ جس طرح وہ مجھ پر رحم کرتے ہیں تو بھی ہمیشہ ان پر رحم کرتا رہ۔ یہ عادت پڑے گی تو آپ لوگوں کے دلوں میں والدین کی عزت بھی قائم ہوگی اور پھر آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس بات پہ خوش ہوگا اور آپ لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشی کی وجہ سے انشاء اللہ اور بہتر انسان بن سکیں گے۔

حضورانور نے فرمایا:

پھر ایک اہم بات اطفال الاحمدیہ جب سات سال کی عمر سے لے کے تو پندرہ سال کی عمر تک ہے، سات سال کی عمر سے لے کے دس سال کی عمر تک بچے کو نماز پڑھنے کا حکم ہے، عادت ڈالنی چاہئے اور بچوں کو خود عادت ہونی چاہئے کہ ہم نے نمازیں پڑھنی ہیں اور پھر یہاں تک حکم ہے کہ دس سال کے بعد تھوڑی سی سختی بھی کرو۔ تو دس سال، بارہ سال کی عمر میں اگر ماں باپ آپ کو کہتے ہیں کہ بچہ نماز پڑھو اور سختی بھی کرتے ہیں تو آپ لوگوں کو برا نہیں ماننا چاہئے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اسی عمر میں اگر نمازوں کی عادت پڑ گئی تو آئندہ ہمیشہ نمازوں کی عادت پکی رہے گی۔ آپ دیکھ لیں کہ جتنے نمازیں پڑھنے والے لوگ ہیں جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت ہے وہ وہی ہیں جن میں سے اکثریت کو بچپن میں نمازیں پڑھنے کا شوق تھا۔ جو بچپن میں اچھے ماحول میں رہے اور جب جوانی میں قدم رکھا تب بھی انہوں نے اچھے ماحول میں قدم رکھا۔ بعض لوگ بچپن میں جیسا کہ میں نے کہا اچھے ماحول میں ہوتے ہیں۔ جماعت کی خدمت بھی کرتے ہیں۔ اطفال الاحمدیہ کے اجلاسوں میں بھی آتے ہیں، بیت میں بھی آتے ہیں لیکن جہاں چودہ پندرہ سال کے ہوتے ہیں سمجھتے ہیں کہ ہم آزاد ہوگئے۔ لیکن اکثریت ایسی ہے جن کو نمازیں پڑھنے کی عادت ہوتی ہے اور وہ عادت پھر ہمیشہ چلتی ہے اور جو بچپن میں توجہ نہیں دیتے وہ بڑے ہو کے بھی نہیں توجہ دیتے اور نماز جو ہے ایک مومن پر فرض ہے اور مردوں پر تو بیت میں جا کے پڑھنا بہت زیادہ فرض ہے۔ پس جہاں تک ہوسکے اطفال الاحمدیہ کو جو دس بارہ سال کی عمر کے ہیں اس سے اوپر ان کو تو اپنے والدین کے ساتھ اپنے نماز سنٹر میں جا کے نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضورانور نے فرمایا:

پھر ایک بہت اہم چیز یہ ہے کہ قرآن کریم

پڑھنا۔ بہت سارے بچے خواہش کرتے ہیں میرے سے آمین بھی کروالیتے ہیں چھ سات، آٹھ سال، نو سال کی عمر تک آمین ہو جاتی ہے، بعض پانچ سال کی عمر میں قرآن شریف پڑھ لیتے ہیں لیکن یہاں والدین بھی کچھ بیٹھے ہیں ان سے بھی کہوں گا اس کے بعد بچوں کو قرآن پڑھانے پہ توجہ نہیں دیتے۔ تو والدین بھی توجہ دیں اور بچے خود بھی جو دس گیارہ سال کی عمر میں ہیں بلکہ نو سال کی عمر کے بھی اگر قرآن شریف ختم کرلیا ہے تو روزانہ چاہے آدھا رکوع پڑھیں قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ قرآن کریم پڑھنے کی عادت ہوگی تو پھر آہستہ آہستہ آپ کو اس کو سمجھنے کی بھی عادت پڑے گی اور جب آپ قرآن شریف کو سمجھیں گے تو پھر آپ کو پتہ لگے گا کہ ایک احمدی بچے کی کیا ذمہ داریاں ہیں جن کو اس نے ادا کرنا ہے تا کہ وہ دین کی خدمت بھی صحیح طرح کر سکے اور معاشرے کے حق بھی ادا کر سکے اور اللہ تعالیٰ کے حق بھی ادا کر سکے۔ اپنی حکومت کے حق بھی ادا کر سکے۔ اپنے بڑوں کے حق بھی ادا کر سکے۔ اپنے ساتھیوں کے حق بھی ادا کر سکے۔

حضور انور نے فرمایا:

پس یہ قرآن کریم پڑھنا بہت ضروری ہے اور جو تیرہ چودہ سال کے بچے ہیں ان کو کوشش کرنی چاہئے کہ ترجمہ سے قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیں۔ ابھی سے یہ بات آپ میں پیدا ہو جائے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ بڑے ہو کر وہ انسان بن سکیں گے جن کے بارہ میں کہا جاسکتا ہے کہ ان میں ایسی صلاحیتیں پیدا ہوگئی ہیں کہ اب انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی ترقی میں یہ اہم کردار ادا کرنے والے ہیں اور اس ترقی کا حصہ بنیں گے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے مقدر کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا:

پس آپ لوگ ہمیشہ ان باتوں کو یاد رکھیں، نمازوں کی طرف توجہ دیں، اپنے اخلاق کی طرف توجہ دیں، قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ دیں، اپنے سکول کی پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔ بڑوں کے ادب کی طرف توجہ دیں اور آپس میں بچے بھی ایک دوسرے سے پیار اور محبت سے رہنا سیکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا کرلیں۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چار بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعدازاں اطفال کے ایک گروپ نے ترانہ

اللہ ہمیشہ یہ خلافت رہے قائم
احمد کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم

کورس کی صورت میں پیش کیا۔

جس کے بعد ایک دوسرے گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے عربی قصیدہ ع

یا عین فیض اللّٰہ والعرفان

کے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔ ایک تیسرے گروپ نے جرمن زبان میں ایک دعائیہ نظم پیش کی۔

اس پروگرام کے اختتام پر پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مقام اجتماع Bad Kreuznach سے بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہوئے۔

سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح تشریف لے آئے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

انڈونیشین زبان میں ترجمہ قرآن مجید

مکرم عبدالباسط صاحب شاہد امیر و مربی انچارج انڈونیشیا لکھتے ہیں کہ:

انڈونیشین زبان میں ترجمہ قرآن مجید کے کام کا آغاز 1960ء میں ہوا۔ اس وقت مکرم مولانا محمد صادق صاحب مربی انچارج اور مکرم Moertolo صاحب، صدر جماعت احمدیہ انڈونیشیا تھے۔

مکرم مولانا ملک عزیز احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کی تفسیر صغیر کو سامنے رکھ کر پہلے دس پاروں کا ترجمہ 1960ء میں مکمل کیا۔ بعد ازاں اس پر نظر ثانی کا کام ایک ٹیم نے کیا جس کے ممبران حسب ذیل تھے۔ مکرم سید شاہ محمد صاحب (چیئر مین کمیٹی)، مکرم مولانا ابوبکر ایوب صاحب فاضل، مکرم مولانا عبدالواحد صاحب فاضل اور مکرم مولانا آر۔ احمد انور صاحب۔

1963ء میں مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر انڈونیشیا تشریف لائے تو مربیان سلسلہ اور نیشنل مجلس عاملہ کے مشورہ کے ساتھ مترجمین کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ 1965ء میں اس کمیٹی نے جماعت کی طرف سے شائع کردہ انگریزی تفسیر القرآن کو پیش نظر رکھتے ہوئے پہلے دس پاروں کی تفسیر کا بھی ترجمہ کیا۔ اس کی نظر ثانی اور ایڈیٹنگ کا کام مکرم مولانا میاں عبدالحئی صاحب کی نگرانی میں مکرم Sukri Barmawi صاحب اور مکرم آر۔ احمد انور صاحب نے کیا اور 1966ء میں یہ کام مکمل ہوا۔

1968ء میں مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب دوبارہ انڈونیشیا تشریف لائے تو مربیان اور نیشنل مجلس عاملہ کے عہدیداران کے ساتھ میٹنگ (24/اکتوبر 1968ء) میں مشورہ کے ساتھ طے پایا کہ ترجمہ کے کام کو از سر نو شروع کیا جائے اور اس کے لئے جماعت کی طرف سے حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم اے کی مرتبہ انگریزی زبان میں شائع شدہ One Volume Short Commentry کو بنیاد بنایا جائے۔ چنانچہ یہ کام مکرم مولانا میاں عبدالحئی صاحب کی سرکردگی میں ایک ٹیم کے سپرد کیا گیا۔ جس میں مولانا عبدالواحد صاحب فاضل، مکرم Sukri Barmawi صاحب اور مکرم آر۔ احمد انور صاحب شامل تھے۔ مکرم مولانا ابوبکر ایوب صاحب کی عدیم الفرصتی کی وجہ سے نظر ثانی اور تصحیح وغیرہ کا سارا کام بھی اسی ٹیم کے سپرد ہوا۔

9/مارچ 1970ء کو پہلی بار پہلے دس پاروں کا ترجمہ و مختصر تفسیر انڈونیشین زبان میں جماعت کو شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کا پیش لفظ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے لکھا جس پر 6/دسمبر 1970ء کی تاریخ درج ہے۔ اس میں آیات قرآنیہ کا ترجمہ تو تفسیر صغیر (از حضرت مصلح موعود) کے مطابق تھا جبکہ تفسیری نوٹ انگریزی شارٹ کمنٹری کو سامنے رکھ کر تیار کئے گئے تھے۔ پہلے دس پاروں کے ترجمہ و تفسیر پر مشتمل یہ پہلا ایڈیشن Percetakan Kita پریس پر طبع ہوا جس کے مالک ایک احمدی ہیں۔

قرآن مجید کے اگلے دس پاروں (11 تا 20) کے انڈونیشین ترجمہ و تفسیری نوٹس پر مشتمل ایڈیشن یکم جولائی 1979ء کو Pt.Gasha Palangi Garfika پریس میں طبع ہوا۔ اس ایڈیشن کی تیاری میں ترجمہ کا کام مکرم Sukri Barmawi صاحب اور مکرم آر۔ احمد انور صاحب نے کیا۔

آخری دس پاروں کے ترجمہ و تفسیر پر مشتمل ایڈیشن کی تیاری کی سعادت بھی انہی احباب کو حاصل ہوئی۔ اور یہ ایڈیشن یکم جنوری 1983ء کو Yayasan Wisma Dami پریس پر طبع ہوا۔

اس کے بعد مکمل قرآن مجید کے انڈونیشین ترجمہ و تفسیر پر مشتمل ایڈیشن 1999ء میں تین جلدوں میں شائع ہوا۔ ہر جلد دس پاروں پر مشتمل تھی۔

اگرچہ انڈونیشین زبان میں ہمارے ترجمہ قرآن کریم سے پہلے بھی بعض تراجم شائع ہو چکے تھے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ترجمہ کے معیار اور آیات قرآنیہ کی حقیقی تفسیر کے علاوہ ہمارے ترجمہ قرآن کریم میں Cross Referencse اور انڈیکس مضامین بھی دئے گئے تھے جس وجہ سے عام قارئین قرآن کریم سے زیادہ بہتر طور پر استفادہ کر سکتے ہیں۔ یہ خصوصیات صرف ہمارے ترجمہ قرآن کریم کو حاصل ہیں۔

قارئین کے لئے یہ بات بھی دلچسپی کا موجب ہوگی کہ حکومتی محکمہ انڈونیشین ریلیجیس آفیئرز نے 1973ء میں جو ترجمہ قرآن کریم شائع کیا۔ اس میں حضرت مصلح موعود کے مصنفہ دیباچہ تفسیر القرآن سے قریباً بارہ صفحات پر مشتمل مضمون بھی شائع کیا گیا۔ چنانچہ روزنامہ اخبار Indonesian Raya نے 19/دسمبر 1973ء کے ایشو میں اور ہفتہ وار اخبار Tempo نے 12/جنوری 1974ء میں اس امر کا کھل کر اظہار کیا۔ چنانچہ ہفتہ وار اخبار Tempo، 12/جنوری 1974ء Tafsir Quran "Jiplk-Menjiplak کے عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ ''اب یہ بات ہر خاص و عام کو معلوم ہو چکی ہے کہ ریلیجیس آفیئرز کی طرف سے قرآن مجید کا جو ترجمہ شائع ہوا ہے اس میں مرزا بشیر الدین محمود احمد (جو مرزا غلام احمد کے دوسرے خلیفہ ہیں) کی تحریرات بھی دیباچہ تفسیر القرآن کے نام سے شامل ہیں۔ اس بات کا اظہار روزنامہ Indonesian Raya نے 19/دسمبر 1973ء کے اخبار میں کیا تھا۔

لیکن ہزاروں انڈونیشین کے لئے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں تھی۔ کئی سالوں سے مرزا بشیر الدین صاحب کی تحریرات یہاں پڑھی جا رہی تھیں اور اس کے پڑھنے والے وہ ہیں جو جانتے ہیں کہ "Al Quran dan Terjemahnya" کے تعارف کا ایک حصّہ (جو کل 125 صفحات میں سے 12 صفحات پر مشتمل ہے) یا دوسرے باب کا ابتدائی حصّہ مکمل طور پر قادیان کے احمدی خلیفہ کے اقتباسات پر مشتمل ہے''۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر حلقہ باغبانپورہ گوجرانوالہ شہر مکرم خواجہ عرفان محمود صاحب و مکرمہ عطیہ عرفان صاحبہ کے بیٹے خواجہ صفوان احمد واقف نو نے بعمر پانچ سال نو ماہ قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ بچے کو قرآن پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ موصوف مکرم خواجہ محمود احمد صاحب کا پوتا اور محترمہ نصرت عزیز صاحبہ قیادت چھاؤنی لاہور کا نواسہ ہے۔

مورخہ 4/ستمبر 2011ء کو شہنائی میرج ہال گوجرانوالہ میں مکرم خواجہ عرفان محمود صاحب کے تینوں بچوں (صفوان احمد، فارعہ عرفان اور درعدن) کے عقیقہ اور صفوان کی آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک اور سیدنا حضرت مسیح موعود کے دعائیہ منظوم کلام کے بعد محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں مفتی سلسلہ نے موصوف سے کلام پاک کا ایک حصہ سنا اور دعا کرائی۔ گوجرانوالہ اور دیگر شہروں سے تشریف لانے والے احباب کے علاوہ بیسیوں غیراز جماعت معززین نے بھی شرکت کی اور دعا میں شامل ہوئے۔ دعا کے بعد مہمانان کرام کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو اپنے حقیقی عباد، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور قرآن مجید پر عمل کرنے والے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

تکمیل ناظرہ قرآن

مکرم خرم بشیر صاحب کارکن دفتر صدر عمومی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی فرحانہ یوسف واقفہ نو بنت مکرم خاور بشیر صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ حسین آگاہی ملتان نے چار سال اور 10 ماہ میں قرآن کریم کا پہلا دور ختم کرلیا ہے۔ بچی کی والدہ مکرمہ فرزانہ یوسف صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حسین آگاہی ملتان نے محنت سے بیٹی کو عرصہ پانچ ماہ میں قرآن کریم پڑھایا اور ختم کروایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب تقسیم انعامات

سہ ماہی سوم 2011ء
(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

خدا کے فضل و کرم کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی تقریب تقسیم انعامات سہ ماہی سوم (مئی تا جولائی 2011ء) مورخہ 24 ستمبر 2011ء کو منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم امین الرحمٰن صاحب نائب صدر اول مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد محترم مہمان خصوصی نے عہد دہرایا۔ عہد کے بعد نظم پڑھی گئی۔ محترم ندیم احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے رپورٹ پیش کی جس میں مختلف شعبہ جات کی کارکردگی پر روشنی ڈالی گئی۔ اس سہ ماہی میں 2 عشرہ ہائے تربیت اور 3 یوم تربیت منانے کی توفیق ملی اور وقف عارضی کے ذریعہ نماز فجر کی حاضری میں اضافہ کیا گیا۔ 52 حلقہ جات میں تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد ہوا جس میں اوسطاً 1753 خدام شامل ہوتے رہے۔ 19/ انفرادی ورزشی مقابلہ جات جبکہ 33 اجتماعی ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ 801 وقار عمل ہوئے 149 طلباء کو کتب مہیا کی گئیں جن کی مالیت 62 ہزار 843 روپے ہے۔ 1094 بیگز عطیہ خون پیش کرنے کی توفیق ملی اور کل 48 میڈیکل کیمپس کا انعقاد ہوا جس میں 5280 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ اس رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی نے اسناد اور انعامات تقسیم کئے۔ اس سہ ماہی میں مجالس ربوہ میں دارالنصر شرقی محمود نے اول، ناصر آباد شرقی نے دوم اور دارالیمن شرقی صادق نے سوم پوزیشن حاصل کی۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم مہمان خصوصی نے عہدیداران کو نیک نمونہ قائم کرنے کی تلقین کی۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(ایس۔اے۔احمد)

درخواست دعا

مکرم شفیق احمد لطیف صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد لطیف صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ دو ماہ سے کولہے میں فریکچر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

دینی شعائر کی پابندی کا تاکیدی ارشاد

3/اکتوبر 1930ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے داڑھی کی پابندی کی طرف پرزور توجہ دلائی چنانچہ فرمایا:

''احباب کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو شعائر (دینی) کے مطابق زندگی بسر کرنے کا عادی بنائیں کیا یہ کوئی کم فائدہ ہے کہ ساری دنیا ایک طرف جارہی ہے اور ہم کہتے ہیں ہم اس طرف چلیں گے۔ جس طرف محمد رسول اللہ ﷺ لے جانا چاہتے ہیں اس سے دنیا پر کتنا رعب پڑے گا دنیا رنگارنگ کی دلچسپیوں اور ترغیبات سے اپنی طرف کھینچ رہی ہو مگر ہم میں سے ہر ایک یہی کہے کہ میں اس راستہ پر جاؤں گا جو محمد رسول اللہ ﷺ کا تجویز کردہ ہے تو لازماً دنیا کہے گی کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے خلاف کوئی بات نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اس کے متبعین اس کے گرویدہ اور جاں نثار ہیں۔ لیکن جو شخص فائدے گن کر مانتا ہے وہ دراصل مانتا نہیں مانتا وہی ہے جو ایک دفعہ یہ سمجھ کر کہ میں جس کی اطاعت اختیار کررہا ہوں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے آئندہ کے لئے عہد کر لیتا ہے کہ جو نیک بات یہ کہے گا اسے میں مانوں گا اور اطاعت کی اس روح کر مد نظر رکھتے ہوئے سوائے ان صورتوں کے کہ گورنمنٹ کے کسی حکیم یا نیم حکیم سے داڑھی پر کوئی پابندی عائد ہو جائے سب کو داڑھی رکھنی چاہئے...... مگر یہ ایسی ہی صورت ہے جیسے بیماری کی حالت میں شراب کا استعمال جائز ہے۔ اس لئے اس حالت والے چھوڑ کر باقی سب دوستوں کو داڑھی رکھنی چاہئے اور اپنے بچوں کی بھی نگرانی کرنی چاہئے کہ وہ شعائر (دینی) کی پابندی کرنے والے ہوں اور اگر وہ نہ مانیں تو ان کا خرچ بند کر دیا جائے اسے کوئی صحیح الدماغ انسان جبر نہیں کہہ سکتا...... اس کا نام جبر نہیں بلکہ نظام کی پابندی ہے اور نظام کی پابندی جبر نہیں ہوتا بلکہ اس کے اندر بہت بڑے بڑے فوائد ہیں اور اس کے بغیر دنیا میں گزارہ ہی نہیں ہوسکتا۔

(الفضل 9/اکتوبر 1930ء ص 7 کالم 2-3)

حضور نے 19 جون 1942ء کو ایک مفصل خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں دینی شعائر کی پابندی کی از حد تاکید کی اور بتایا کہ داڑھی منڈوانے والے احمدی شکست خوردہ ذہنیت رکھتے ہیں۔ انہیں جماعت کے کسی عہدہ کے لئے منتخب نہ کیا جائے چنانچہ حضور نے فرمایا۔

''جہاں شریعت کے احکام کا سوال آجائے وہاں اگر ہم دوسروں کی نقل کریں تو یقیناً ہم...... کی ذلت کے سامان کر کے دشمنوں کی مدد کرنے والے قرار پاتے ہیں۔ انہی نقلوں میں سے ایک نقل داڑھی منڈوانا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ نہیں متواتر داڑھی منڈوانے سے منع فرمایا ہے اور داڑھی منڈوا کر کوئی خاص فائدہ انسان کو نہیں پہنچتا...... جو شخص رسول کریم ﷺ کی اتنی چھوٹی سی بات نہیں مان سکتا اس سے یہ کب توقع کی جاسکتی ہے کہ اگر اس کے سامنے کوئی بڑی بات پیش کی جائے تو وہ اسے مان لے گا''۔

نیز فرمایا:

''میں نے متواتر جماعتوں کو توجہ دلائی ہے اور ہاں قانون بھی ہے کہ کم سے کم جماعت کے عہدیدار ایسے نہیں ہونے چاہئیں جو داڑھی منڈواتے ہوں اور اس طرح (دینی) احکام کی ہتک کرتے ہوں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اب بھی دنیا داری کے لحاظ سے جس کی ذرا تنخواہ زیادہ ہوئی یا چلتا پرزہ ہوا یا دنیاوی لحاظ سے اسے کوئی اعزاز حاصل ہوا اسے جماعت کا عہدیدار بنا دیا جاتا ہے خواہ وہ داڑھی منڈواتا ہو۔ حالانکہ دنیوی لحاظ سے ہماری جماعت کے بڑے سے بڑے لوگ بھی ان لوگوں کے پاسنگ بھی نہیں جو اس وقت دنیا میں پائے جاتے ہیں۔......

پس ایسی شکست خوردہ ذہنیت کے لوگ جنہوں نے مغربیت کے آگے ہتھیار ڈال رکھے ہیں۔ وہ ہرگز کسی عہدہ کے قابل نہیں ہیں۔ وہ بھگوڑے ہیں اور بھگوڑوں کو حکومت دے دینا اوّل درجہ کی حماقت اور نادانی ہے۔...... پس میں ایک دفعہ پھر جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہاں سوال چند بالوں کا نہیں بلکہ یہاں سوال اس ذہنیت کا ہے جو مغربیت کے مقابلہ میں ...... احمدیت نے پیدا کرنی ہے اور جس ذہنیت کو ترک کر کے انسان مغربیت کا غلام بن جاتا ہے۔......
تمہارا ایمان تو ایسا ہونا چاہئے کہ اگر دس کروڑ بادشاہ بھی آکر کہیں کہ ہم تمہارے لئے اپنی بادشاہتیں چھوڑنے کو تیار ہیں تم ہماری صرف ایک بات مان لو جو (دین) کے خلاف ہو تو تم ان دس کروڑ بادشاہوں سے کہہ دو کہ تُف ہے تمہاری اس حرکت پر میں محمد مصطفےٰ ﷺ کی ایک بات کے مقابل میں تمہاری اور تمہارے باپ دادا کی بادشاہتوں کو جوتی بھی نہیں مارتا یہ ہے ایمان کی کیفیت۔ جو شخص یہ کیفیت اپنے دل میں محسوس نہیں کرتا اس کا یہ دعویٰ کہ اس کا ایمان پکا ہے ہم ہرگز ماننے کے لئے تیار نہیں ہوسکتے''۔

(الفضل 30 جون 1942ء ص 7,5,3)

نکاح

مکرم محمد اکرم طاہر صاحب دارالعلوم جنوبی احدر بوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ عقیلہ اکرم صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم وقاص احمد صاحب ابن مکرم مشتاق احمد صاحب جرمنی کے ساتھ مبلغ سات ہزار یوروحق مہر پر بیت المبارک ربوہ میں مورخہ 22 ستمبر 2011ء کو مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے کیا۔ مکرم وقاص احمد صاحب مکرم فیروزدین صاحب کھرپہ ضلع سیالکوٹ کے نواسے اور مکرم فقیر حسین صاحب کھرپہ ضلع سیالکوٹ کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے اس نکاح کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم محمد انور شاہد صاحب معلم وقف جدید، نسووالی سوہل ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو دو بیٹوں ارسلان احمد اور فاران احمد واقفین نو کے بعد تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام محمد انصر عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد شفیع صاحب ریٹائرڈ محافظ صدر انجمن احمدیہ ربوہ آف دولیاہ جٹاں آزاد کشمیر کا پوتا اور مکرم محمد عالم صاحب مرحوم آف میرا بھڑکا کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم منیر احمد رشید صاحب مربی سلسلہ دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ بلقیس اختر صاحبہ زوجہ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب مرحوم بیوت الحمد کالونی مورخہ 22 ستمبر 2011ء کو بعمر 43 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب آف بھاگووال ضلع گورداسپور انڈیا کی پوتی اور مکرم رشید احمد صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کی بڑی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اسی دن بعد نماز ظہر کوارٹرز بیوت الحمد کے وسیع لان میں مکرم نوید عمران صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل نے دعا کروائی۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ مہمان نوازی آپ کا نمایاں خلق تھا۔ غرباء کا خیال رکھنے اور ان کے ساتھ ہمدردی کرنے والی خاتون تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور جماعتی چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت احمدیہ کے ساتھ اطاعت اخلاص و وفا اور بڑی محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ اور دیگر خطابات باقاعدگی کے ساتھ سنتیں اور اپنے بچوں کو بھی اس کی طرف متوجہ رکھتیں۔ مرحومہ کے والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔ اپنے والدین کی اطاعت گزار اور بہن بھائیوں کے ساتھ بہت پیار اور محبت کرتی تھیں۔ مرحومہ ملنسار، خوش اخلاق اور ہر ایک کے ساتھ محبت اور نرم دلی سے پیش آتی تھیں۔ آپ نے 13 سال کا بیوگی کا دور بڑے صبر، حوصلے اور خدا کی رضا پر راضی رہتے ہوئے گزارا۔ مرحومہ جگر کی تکلیف میں مبتلا تھیں۔ آپ نے اپنی بیماری کا دور صبر و رضا کے ساتھ گزارا اور خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود رہیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ دو بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ سوگواران میں والدین کے علاوہ چھ بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمشیرہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے نیز لواحقین کو یہ صدمہ صبر و حوصلے کے ساتھ برداشت کرتے ہوئے صبر جمیل عطا فرمائے اور بچوں کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

گمشدہ یو۔ایس۔بی

مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی یو ایس بی فلیش ڈرائیو 8G.B مورخہ 29 ستمبر کو دفتر الفضل سے دارالنصر غربی حبیب جاتے ہوئے کہیں گر گئی ہے۔ رنگ سفید اور پیلا اور اس کے کیپ ڈھکن میں دونوں اطراف ''الفضل'' لکھا ہوا ہے۔ جس دوست کو ملے وہ خاکسار سے اس نمبر پر رابطہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ 0333-6526284

درخواست دعا

مکرم شکیل احمد عبداللہ صاحب سیکرٹری وصایا گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری غلام رسول صاحب سیکرٹری جائیداد چک نمبر 219 گنڈا سنگھ والا کے پراسٹیٹ کا میاں ٹرسٹ ہسپتال فیصل آباد میں آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور مکمل صحت یابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

ملکی سلامتی پر آنچ نہیں آنے دیں گے

قومی کانفرنس میں ملک کی سیاسی اور عسکری قیادت نے امریکی الزامات اور ڈومور کیلئے دباؤ کو مسترد کر دیا ہے۔ وزیراعظم نے کہا ہے کہ پوری پاکستانی قوم ہر قسم کے چیلنجز سے نمٹنے کیلئے تیار ہے۔ ملکی سلامتی پر آنچ نہیں آنے دیں گے جبکہ ڈی جی آئی ایس آئی نے واضح کیا ہے کہ پاکستان اپنے کسی علاقے میں آپریشن کیلئے کسی کی ڈکٹیشن نہیں لے گا۔

پنجاب میں ڈینگی وائرس کی شدت صوبہ پنجاب میں ڈینگی وائرس شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ ڈینگی وائرس سے متاثرہ مریضوں کی تعداد 12 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے جن میں 10 ہزار مریض لاہور سے ہیں جبکہ 125 مریض اس ملک وائرس سے اب تک جان کی بازی ہار گئے ہیں جن میں 116 افراد لاہور چکے ہیں۔ اگر اس خطرناک وائرس پر جلد قابو نہ پایا گیا تو یہ مزید خطرناک اور جان لیوا ثابت ہوسکتا ہے۔

پٹرولیم مصنوعات میں اضافے کا فیصلہ

وزارت خزانہ نے پٹرول مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کی منظوری دے دی ہے۔ ذرائع کے مطابق پٹرول 4 روپے 15 پیسے فی لیٹر، ڈیزل ایک روپے 50 پیسے اور ہائی اوکٹین 2 روپے 72 پیسے مہنگا کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جبکہ مٹی کے تیل اور لائٹ ڈیزل کی قیمتیں برقرار ہیں۔

جنوبی وزیرستان میں ڈورن حملہ جنوبی وزیرستان کی تحصیل برمل کے گاؤں باغڑ میں امریکی ڈرون طیارے نے ایک گاڑی پر دو میزائل داغے۔ جس کے نتیجہ میں 3 افراد ہلاک اور 5 افراد زخمی ہوگئے۔ علاقے میں جاسوس طیاروں کی پروازیں جاری ہیں۔ جس سے مکینوں میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔

بھارت کا اگنی ٹو میزائل کا تجربہ بھارت نے زمین سے زمین تک مار کرنے والے ایٹمی صلاحیت کے حامل اگنی ٹو بیلسٹک میزائل کا تجربہ کیا۔ جو 2 ہزار کلومیٹر تک اپنے ہدف کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

بدترین لوڈشیڈنگ جاری ربوہ سمیت ملک کے مختلف شہروں میں بجلی کی شدید لوڈشیڈنگ جاری۔ خسارہ 6 ہزار میگاواٹ ہونے سے شہروں اور دیہاتوں میں لوڈشیڈنگ کے دورانیہ میں اضافے سے عوام مزید مشکلات کا شکار ہوگئی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔اکتوبر

طلوع فجر	4:36
طلوع آفتاب	6:01
زوال آفتاب	11:57
غروب آفتاب	5:53

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ NASIR ناصر
PH:047-6212434

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
پاکستانی وامپورٹڈ شالیں۔ سکارف، جرسی، سویٹر، مفلر، رول، تولیہ، بنیان جراب کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
عزیز شال ہاؤس کارز بھوانہ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
فون: 041-2623495-2604424

اسلام آباد میں جرمن زبان سیکھنے کیلئے رابطہ کریں
0331-7795168,0301-7968431
051-4433428

ترقی کی جانب ایک اور قدم
لہنگے ہی لہنگے
قیمت آپ کی سوچ سے بھی کم
صاحب جی فیبرکس بڑی والی دکان نزد شریف جیولرز
ریلوے روڈ۔ ربوہ: 047-6214300

چھوٹے بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب: 0344-7801578

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

FR-10